بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:16)

سولہویں پارے میں تین سورتیں ہیں، سورۃ الکھف کا بقیہ حصہ، سورۃ مریم اور سورۃ طہ۔ اور یہ تینوں سورتیں مکی ہیں اور مکی زندگی کے درمیانے دور میں نازل ہوئی ہیں۔

موسی علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا واقعہ:

صحیح بخاری میں آتا کہ ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے بڑا شاندار خطاب فرمایا۔ کسی شخص نے پوچھا کہ اے موسیٰ! آپ سے بڑا عالم بھی کوئی ہے؟۔ آپ نے سوچا ہوگا کہ میں نبی ہوں اور نبی ہی سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، فرمایا: کہ نہیں، یعنی سب سے بڑا عالم میں ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ جواب پسند نہ آیا۔ فرمایا: موسیٰ! آپ نے یہ کیسے کہہ دیا، میری کائنات میں تو تجھ سے بڑے عالم بھی ہیں، جب موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو فوراً اپنے سے بڑے عالم سے ملنے کی خواہش ظاہر کی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں دو دریا ملتے ہیں، وہاں چلے جاؤ، وہ میرا بندہ آپ سے ملاقات کرے گا۔ موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچ گئے، خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، حضرت اگر میں آپ کی اطاعت کروں، تو آپ اپنے علم میں سے کچھ مجھے سکھا سکتے ہیں؟۔ اس نے کہا: آپ میری باتوں پر صبر نہیں کر سکیں گے، کیونکہ ان کی آپ کو خبر ہی نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں صبر بھی کروں گا اور آپ کی فرمانبرداری بھی کروں گا۔ خضر نے کہا: اگر میرے ساتھ چلنا ہے تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا، یہاں تک میں خود اس کی وضاحت کر دوں۔

○ دونوں چلے، ایک کشتی پر سوار ہوئے، جب اترنے لگے، تو اس نے کشتی کو توڑ دیا۔ موسیٰ علیہ السلام سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: کیا تو سواریوں کو غرق کرنا چاہتا ہے؟ یہ تو بہت بڑی حرکت کر دی ہے۔ اس نے کہا: میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ تو صبر نہیں کر سکے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کی اور قافلہ آگے چل پڑا۔

○ خضر علیہ السلام نے راہ چلتے ایک لڑکا دیکھا اور اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام غضب ناک ہو گئے کہ تو نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا ہے اور یہ تو بہت بڑا گناہ ہے۔ اس نے کہا: میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ تو صبر نہیں کر سکے گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ آخری بار ہے، اگر آئندہ سوال کیا تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ اس وعدے کے ساتھ قافلہ پھر چل پڑا۔

○ ایک بستی میں پہنچے اور ان سے کھانا مانگا، انھوں نے ضیافت سے صاف انکار کر دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہاں سے

ناراض ہو کر نکل جاتے ہیں، مگر انھوں نے دیکھا کہ ایک دیوار گرنے والی ہے، انھوں نے مل کر اسے گرا کر دوبارہ تعمیر کر دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: چونکہ انھوں نے ہمیں کھانا نہیں کھلایا، ان سے تعمیر کا معاوضہ لینا چاہئے تھا۔ خضر علیہ السلام نے اب میرے اور تیرا ساتھ ختم ہوا۔ پھر انھوں نے تمام معاملات کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا:

أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا (سورة الکهف: 79۔82)

رہی کشتی تو وہ چند مسکینوں کی تھی، جو سمندر میں کام کرتے تھے، تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی چھین کر لے لیتا تھا۔ اور رہا لڑکا تو اس کے ماں باپ دونوں مومن تھے تو ہم ڈرے کہ وہ ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا۔ تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں کو ان کا رب اس کے بدلے ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں اس سے بہتر اور شفقت میں زیادہ قریب ہو۔ اور رہ گئی دیوار تو وہ شہر میں دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کے لیے ایک خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک تھا تو تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں، تیرے رب کی طرف سے رحمت کے لیے اور میں نے یہ اپنی مرضی سے نہیں کیا۔ یہ ہے اصل حقیقت ان باتوں کی جن پر تو صبر نہیں کر سکا۔

مشرق ومغرب پر حکومت کرنے والا بادشاہ، ذوالقرنین:

اس سورت میں تیسرا عجیب واقعہ ایک بادشاہ کا قصہ ہے، جس نے مشرق سے مغرب تک ساری زمین پر حکومت کی ہے، اس کے لیے اتنی بڑی حکومت کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سلطنت کا دورہ کیا، پہلے مغرب تک گیا، پھر مشرق تک کا سفر کیا، پھر (شمال کی طرف) چلتا ہوا دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا، وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ یاجوج وماجوج بہت زیادہ فساد پھیلاتے ہیں، انھیں روکنے کے لیے ایک دیوار تعمیر کر دیں، اس بادشاہ نے لوہے اور تانبے سے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کر دنیا کی طویل ترین دیوار کھڑی کر دی۔ اور اس نے کہا:

فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا(سورة الکهف: 97۔98)

پھر نہ ان میں یہ طاقت رہی کہ اس پر چڑھ جائیں اور نہ وہ اس میں کوئی سوراخ کر سکے۔ کہا یہ میرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے، پھر جب میرے رب کا وعدہ آ گیا تو وہ اسے زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ سے سچا ہے۔

سورۃ مریم

اس سورۃ کا نام سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔

○ یہ سورت مکہ میں آپ کے قیام کے درمیانے دور میں نازل ہوئی۔ جب قریش کے سردار تضحیک، استہزاء، تخویف اور جھوٹے الزامات کی تشہیر سے تحریک اسلامی کو دبانے میں ناکام ہو گئے، تو انھوں نے ظلم وستم، مار پیٹ اور معاشی دباؤ کا ہتھیار استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ہر قبیلے کے لوگوں نے اپنے اپنے قبیلے کے نومسلموں کو تنگ کرنا شروع کیا، کسی کو قید کر دیا گیا، بھوک اور پیاس کی تکلیفیں دی گئیں، انھیں مار مار ادھ موا کر دیا جاتا، مکہ کے تپتی ریت پر چلچلاتی دھوپ میں لٹا دیا جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ کر گھنٹوں تڑپا جاتا، اس طرح انھیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ جب حالات ناقابل برداشت ہو گئے، تو رجب 45 عام الفیل 5 نبوی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ اس پر اولاً گیارہ مرد اور چار خواتین نے ہجرت کی، چند مہینوں کے اندر اندر 83 مرد، 11 عورتیں اور 7 غیر قریشی مرد ہجرت کر کے حبشہ میں پہنچ گئے۔

○ اس ہجرت سے عین پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عیسائیوں کے عقائد ونظریات سے آگاہی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔

شاہ حبشہ کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت:

جب اتنے لوگ ہجرت کر گے گئے تو گھر گھر میں کہرام مچ گیا۔ کیونکہ اس میں ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد موجود تھا۔ لہٰذا قریش نے ایک قافلہ تیار کیا، جو حبشہ کے دربار میں جائے اور اس سے مہاجرین کی واپسی کا مطالبہ کرے۔ اس قافلے نے وہاں پہنچ کر پہلے وزیروں، مشیروں اور مذہبی علماء سے ملاقاتیں کی، انھیں تحائف کے نام پر رشوت دی کہ کل دربار میں ہمارے موقف کی حمایت کریں گے۔ اگلے دن دربار میں پیش ہو کر مہاجرین کی واپسی کا مطالبہ کیا، لیکن نجاشی عادل بادشاہ تھا، اس نے کہا: جب تک میں مسلمانوں کو بلا کر ان کا موقف سن نہ لوں، فیصلہ نہیں کر سکتا۔ مسلمانوں کو بلا کر معاملہ پوچھا گیا، تو انھوں نے صاف صاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور اس کے مقابلے میں قریش کے ظلم وستم کی داستان سنائی تو نجاشی نے مسلمانوں کو حبشہ سے نکالنے سے انکار کر دیا۔ قریشی وفد ناکام ہو گیا۔ اگلے دن وہ پھر پیش ہوا، اور کہا کہ مسلمانوں کا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مریم کے معاملے میں موقف عیسائیوں کے برعکس ہے۔ یہ آپ کے

ملک میں بھی فساد پیدا کردیں گے۔ نجاشی نے پھر مسلمانوں کو بلایا، اور سیدنا عیسی علیہ السلام اور سیدہ مریم کے متعلق پوچھا، تو مسلمان بڑے پریشان ہوئے، کیونکہ عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا اور مریم کو خدائی میں شریک سمجھتے ہیں اور اسلام کا موقف ایسا ہرگز نہیں تھا، اب ڈر تھا کہ اسلام کا اصل موقف پیش کیا، تو عیسائی علماء ہمارے خلاف ہوجائیں گے اور ہمیں حبشہ سے نکال دیا جائے گا۔ مگر سوچا کہ اگر وہی بات کریں جو عیسائی کرتے ہیں، تو یہ جھوٹ ہے۔ اب مسلمانوں نے بغیر کسی مداہنت کے اللہ پر توکل کرکے اسلام کا حقیقی موقف پیش کرنے کا فیصلہ کیا، مسلمانوں کے سربراہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اسلام کا موقف پیش کرنے کے لیے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کردی۔ عیسائی علماء نے بہت شور مچایا، مگر نجاشی نے زمین سے تنکا اٹھایا اور کہا: اللہ کی قسم، سیدنا عیسی علیہ السلام اور مریم اس بیان سے اس تنکا کے برابر بھی زیادہ نہیں ہیں۔ یہ بالکل حق ہے اور قریشی وفد کو دربار سے نکل جانے اور مسلمانوں کو حبشہ میں سکون سے رہنے کا حکم صادر کردیا۔

سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ:

اس سورۃ میں سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

كهيعص ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا (سورة مريم:1-9)

کھیٰعص۔ تیرے رب کی اپنے بندے زکریا پر رحمت کا ذکر ہے۔ جب اس نے اپنے رب کو چھپی آواز سے پکارا۔ کہا اے میرے رب! یقینا میں ہوں کہ میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں اور سر بڑھاپے سے شعلے مارنے لگا اور اے میرے رب! میں تجھے پکارنے میں کبھی بے نصیب نہیں ہوا۔ اور بے شک میں اپنے پیچھے قرابتداروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی شروع سے بانجھ ہے، سو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا کر۔ جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے پسند کیا ہوا بنا۔ اے زکریا! بے شک ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں، جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ کہا اے میرے رب! میرے لیے لڑکا کیسے ہوگا جب کہ میری بیوی شروع سے بانجھ ہے اور میں تو بڑھاپے کی آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔ کہا ایسے ہی ہے، تیرے رب نے فرمایا

ہے یہ میرے لیے آسان ہے اور یقینا میں نے تجھے اس سے پہلے پیدا کیا جب کہ تو کچھ بھی نہ تھا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ:

سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش کا تذکرہ کیا، اور آخر پر فرمایا:

ذَلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (سورة مريم: 34-36)

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم۔ حق کی بات، جس میں یہ شک کرتے ہیں۔ کبھی اللہ کے لائق نہ تھا کہ وہ کوئی بھی اولاد بنائے، وہ پاک ہے، جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سے صرف یہ کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ اور بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمھارا رب ہے، سو اس کی عبادت کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کا واقعہ بیان کر کے ایک طرف مسلمانوں کو تسلی دی کہ ہجرت کرنا انبیاء کی سنت ہے اور ہجرت والوں کو اللہ تعالیٰ تنہا نہیں چھوڑتا، بلکہ ان پر بطور خاص نظر رحمت کرتا ہے۔ دوسری طرف اہل مکہ کو سمجھایا کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کے برعکس آزر کے طریقے پر چل رہے ہو۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے والد کو توحید کی دعوت دی، مگر باپ نے نہ صرف ماننے سے انکار کر دیا، بلکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔ تب سیدنا ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے عراق سے فلسطین تشریف لے گئے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا (سورة مريم: 42-47)

جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو اس چیز کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتی ہے اور نہ دیکھتی ہے اور نہ تیرے کسی کام آتی ہے؟ اے میرے باپ! بے شک میں، یقینا میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا، اس لیے میرے پیچھے چل، میں تجھے سیدھے راستے پر لے جاؤں گا۔ اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر، بے شک شیطان ہمیشہ سے رحمان کا نافرمان ہے۔ اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر رحمان کی طرف

سے کوئی عذاب آ پڑے، پھر تو شیطان کا ساتھی بن جائے۔اس نے کہا کیا تو میرے معبودوں سے بے رغبتی کرنے والا ہے اے ابراہیم!؟ یقیناً اگر تو باز نہ آیا تو میں ضرور ہی تجھے سنگسار کر دوں گا اور مجھے چھوڑ جا، اس حال میں کہ تو صحیح سالم ہے۔کہا تجھ پر سلام ہو، میں اپنے رب سے تیرے لیے ضرور بخشش کی دعا کروں گا، بے شک وہ ہمیشہ سے مجھ پر بہت مہربان ہے۔

مشرکین مکہ کو دھمکی:

اللہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ کے سرداروں کے متکبرانہ رویوں کا تذکرہ کیا اور انھیں بتایا کہ اس رویہ کا انجام جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (سورة مريم: 73_82)

اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ان لوگوں سے کہتے ہیں جو ایمان لائے کہ دونوں گروہوں میں سے کون مقام میں بہتر اور مجلس کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہے۔اور ہم نے ان سے پہلے کتنے زمانوں کے لوگ ہلاک کر دیے جو ساز وسامان میں اور دیکھنے میں کہیں اچھے تھے۔کہہ دے جو شخص گمراہی میں پڑا ہو تو لازم ہے کہ رحمان اسے ایک مدت تک مہلت دے، یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، یا تو عذاب اور یا قیامت کو، تو ضرور جان لیں گے کہ کون ہے جو مقام میں زیادہ برا اور لشکر کے اعتبار سے زیادہ کمزور ہے۔اور اللہ ان لوگوں کو جنھوں نے ہدایت پائی، ہدایت میں زیادہ کرتا ہے اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے کہیں اچھی ہیں۔تو کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا مجھے ضرور ہی مال اور اولاد دی جائے گی۔کیا اس نے غیب کو جھانک کر دیکھ لیا ہے؟ یا اس نے رحمان کے ہاں کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ہرگز نہیں! ہم ضرور لکھیں گے جو کچھ یہ کہتا ہے اور اس کے لیے عذاب میں

سے بڑھائیں گے، بہت بڑھانا۔ اور ہم اس کے وارث ہوں گے ان چیزوں میں جو یہ کہہ رہا ہے اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔ اور انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے، تاکہ وہ ان کے لیے باعث عزت ہوں ۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا، عنقریب وہ ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے خلاف مدمقابل ہوں گے۔

شرکیہ کلمات کی کراہت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَنِ عَبْدًا (سورة مريم:88-93)

اور انھوں نے کہا رحمان نے کوئی اولاد بنالی ہے۔ بلاشبہ یقیناً تم ایک بہت بھاری بات کو آئے ہو۔ آسمان قریب ہیں کہ اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ڈھے کر گر پڑیں۔ کہ انھوں نے رحمان کے لیے کسی اولاد کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ رحمان کے لائق نہیں کہ وہ کوئی اولاد بنائے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمان کے پاس غلام بن کر آنے والا ہے۔

سورۃ طٰہٰ

سورۃ طہٰ بھی سورۃ مریم کے قریب قریب مکہ دور کے دوسرے حصے میں نازل ہوئی۔ کہا جاتا ہے اسی سورت کو سن کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے۔

نزول قرآن کا مقصد:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى إِلَّا تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشَى تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى (سورة طه:1-5)

طہٰ ہم نے تجھ پر یہ قرآن اس لیے نازل نہیں کیا کہ تو مصیبت میں پڑ جائے۔ بلکہ نصیحت کرنے کے لیے، اس کو جو ڈرتا ہے۔ اس کی طرف سے اتارا ہوا ہے جس نے زمین کو اور اونچے آسمانوں کو پیدا کیا۔ وہ بے حد رحم والا عرش پر بلند ہوا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے کا واقعہ:

موسیٰ علیہ السلام مدین سے اپنے بیوی بچوں کو لے کر واپس مصر آ رہے تھے، سردی کا موسم اور اندھیری رات تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کو راستے سے ہٹ کر ایک وادی میں روشنی دیکھائی دی۔ گھر والوں سے کہنے لگے کہ میں وہاں جاتا ہوں، آگ لاتا ہوں

، تا کہ ہم کچھ سردی کی شدت کم کر سکیں۔ جب وہاں پہنچے تو وہاں آگ کا نام ونشان نہیں تھا، محض روشنی تھی اور روشنی کی بھی جگہ اور سمت معلوم نہ ہو رہی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام اس منظر سے پریشان دیکھائی دے رہے تھے کہ آواز آئی۔

إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَى إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَى (سورة طه: 12_16)

بے شک میں ہی تیرا رب ہوں، سو اپنی دونوں جوتیاں اتار دے، بے شک تو پاک وادی طویٰ میں ہے۔ اور میں نے تجھے چن لیا ہے، پس غور سے سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے۔ بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔ یقینا قیامت آنے والی ہے، میں قریب ہوں کہ اسے چھپا کر رکھوں، تا کہ ہر شخص کو اس کا بدلہ دیا جائے جو وہ کوشش کرتا ہے۔ سو تجھے اس سے وہ شخص کہیں روک نہ دے جو اس پر یقین نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگا ہوا ہے، پس تو ہلاک ہو جائے گا۔

❍ یہ واقعہ سنانے کا مقصد یہ تھا کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کو اچانک نبوت ملی، اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے انتخاب کیا۔ جب تم موسیٰ علیہ السلام کو نبی مانتے ہو تو پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کیونکر انکار کرتے ہو۔

موسیٰ علیہ السلام کے معجزات:

ہر نبی کو معجزات دیئے جاتے تھے، تا کہ مخاطب قوم کو یقین آجائے کہ یہ اللہ کا نبی ہے۔ تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بھی دو معجزات عطا کئے گئے۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى قَالَ أَلْقِهَا يَا مُوسَى فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَى وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَى لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى اذْهَبْ إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى (سورة طه: 17_24)

اور یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ!؟ کہا یہ میری لاٹھی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس کے ساتھ اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لیے اس میں کئی اور ضرورتیں ہیں۔ فرمایا اسے پھینک دے اے موسیٰ! تو اس نے اسے پھینکا تو اچانک وہ ایک سانپ تھا جو دوڑتا تھا۔ فرمایا اسے پکڑ اور ڈر نہیں، عنقریب ہم اسے اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ اور اپنا ہاتھ اپنے پہلو کی طرف ملا، وہ کسی عیب کے بغیر سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا، اس حال میں

کہ ایک اور نشانی ہے۔تا کہ ہم تجھے اپنی چند بڑی نشانیاں دکھائیں۔فرعون کی طرف جا، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور ھارون علیہ السلام کی بطورِ نبی تقرری:

موسیٰ علیہ السلام نے شرح صدر کی دعا مانگی اور عرض کی کہ میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا دے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ‌ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ‌ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي ‌ يَفْقَهُوا قَوْلِي ‌ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ‌ هَارُونَ أَخِي ‌ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ‌ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ‌ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ‌ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ‌ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ‌ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَى (سورة طه:25_36)

اس نے کہا اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے۔اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے۔اور میری زبان کی کچھ گرہ کھول دے۔کہ وہ میری بات سمجھ لیں۔اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک بوجھ بٹانے والا بنا دے۔ہارون کو، جو میرا بھائی ہے۔اس کے ساتھ میری پشت مضبوط کر دے۔اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔تا کہ ہم تیری بہت تسبیح کریں۔اور تجھے بہت یاد کریں۔بے شک تو ہمیشہ ہمارے حال کو خوب دیکھنے والا رہا ہے۔فرمایا بے شک تجھے تیرا سوال عطا کر دیا گیا اے موسیٰ!

موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کے دوسرے احسانات:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کا دل مضبوط کرنے اور انھیں یہ یقین دلانے کے لیے کہ اللہ تعالیٰ کو آپ سے خاص تعلق ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَى إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّكَ مَا يُوحَى أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي ‌ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ إِلَى أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَى قَدَرٍ يَا مُوسَى ‌ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي (سورة طه:41 37)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھ پر ایک اور بار بھی احسان کیا۔جب ہم نے تیری ماں کو وحی کی، جو وحی کی جاتی تھی۔یہ کہ تو اسے صندوق میں ڈال، پھر اسے دریا میں ڈال دے، پھر دریا اسے کنارے پر ڈال دے، اسے ایک میرا دشمن اور اس کا دشمن اٹھا لے گا اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے ایک محبت ڈال دی اور تا کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔جب تیری بہن چلی جاتی تھی، پس کہتی تھی کیا میں تمھیں اس کا پتا دوں جو اس کی پرورش کرے؟ پس ہم نے تجھے تیری ماں کی طرف لوٹا دیا، تا کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے۔اور تو نے ایک شخص کو قتل کر دیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور ہم نے تجھے آزمایا،

خوب آزمانا، پھر کئی سال تو مدین والوں میں ٹھہرا رہا، پھر تو ایک مقرر اندازے پر آیا اے موسیٰ! اور میں نے تجھے اپنے لیے خاص طور پر بنایا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کی طرف بعثت:

اللہ تعالیٰ نے دونوں بھائیوں کو فرعون کے پاس دعوت دینے کا حکم دیا۔

اذْهَبَا إِلَى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَى قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَى قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى (سورة طه:43-48)

دونوں فرعون کے پاس جاؤ، بے شک وہ سرکش ہو گیا ہے۔ پس اس سے بات کرو، نرم بات، اس امید پر کہ وہ نصیحت حاصل کر لے، یا ڈر جائے۔ دونوں نے کہا اے ہمارے رب! یقیناً ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا، یا کہ حد سے بڑھ جائے گا۔ فرمایا ڈرو نہیں، بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، میں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔ تو اس کے پاس جاؤ اور کہو بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، پس تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور انھیں عذاب نہ دے، یقیناً ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لے کر آئے ہیں اور سلام اس پر جو ہدایت کے پیچھے چلے۔ بے شک ہم، یقیناً ہماری طرف وحی کی گئی ہے کہ بے شک عذاب اس پر ہے جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

جادوگروں سے مقابلہ:

جب موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون کے دربار میں جا کر دعوت دی اور انھیں اپنے معجزات دیکھائے، تو انھوں نے بجائے اس کے کہ وہ دعوت پر غور کرتے، انھوں نے موسیٰ علیہ السلام پر جادوگر ہونے کا الزام لگا دیا اور ملک بھر سے جادوں گر بلا کر مقابلہ کرنے کا چیلنج کر دیا۔

وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَى قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَى فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى فَتَوَلَّى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَى قَالَ لَهُمْ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَى فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَى قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَى فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَى قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتَى فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى (سورة طه: 56_70)

اور بلاشبہ یقیناہم نے اسے اپنی نشانیاں سب کی سب دکھلائیں، پس اس نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔ کہا کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہماری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دے اے موسیٰ! تو ہم بھی ہر صورت تیرے پاس اس جیسا جادو لائیں گے، پس تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان وعدے کا ایک وقت طے کر دے کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور نہ تو، ایسی جگہ میں جو مساوی ہو۔ کہا تمھارے وعدے کا وقت زینت کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں۔ پس فرعون واپس لوٹا، پس اس نے اپنے داؤ پیچ جمع کیے، پھر آ گیا۔ موسیٰ نے ان سے کہا تمھاری بربادی ہو! اللہ پر کوئی جھوٹ نہ باندھنا، ورنہ وہ تمھیں عذاب سے ہلاک کر دے گا اور یقیناً ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا۔ تو وہ اپنے معاملے میں آپس میں جھگڑ پڑے اور انھوں نے پوشیدہ سرگوشی کی۔ کہا بے شک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، چاہتے ہیں کہ تمھیں تمھاری سرزمین سے اپنے جادو کے ذریعے نکال دیں اور تمھارا وہ طریقہ لے جائیں جو سب سے اچھا ہے۔ سو تم اپنی تدبیر پختہ کرو، پھر صف باندھ کر آ جاؤ اور یقیناً آج وہ کامیاب ہوگا جس نے غلبہ حاصل کر لیا۔ انھوں نے کہا اے موسیٰ! یا تو یہ کہ تو پھینکے اور یا یہ کہ ہم پہلے ہوں جو پھینکے۔ کہا بلکہ تم پھینکو، تو اچانک ان کی رسیاں اور ان کی لاٹھیاں، اس کے خیال میں ڈالا جاتا تھا، ان کے جادو کی وجہ سے کہ واقعی وہ دوڑ رہی ہیں۔ تو موسیٰ نے اپنے دل میں ایک خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کر، یقیناً تو ہی غالب ہے۔ اور پھینک جو تیرے دائیں ہاتھ میں ہے، وہ نگل جائے گا جو کچھ انھوں نے بنایا ہے، بے شک انھوں نے جو کچھ بنایا ہے وہ جادوگر کی چال ہے اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آئے۔ تو جادوگر گرا دیے گئے، اس حال میں کہ سجدہ کرنے والے تھے، انھوں نے کہا ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے۔

فرعون کی اپنے جادوگروں کو دھمکی:

جب جادوگروں نے فرعون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے، حق کو تسلیم کر لیا اور اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے، تو فرعون کی ساری کھیل چوپٹ ہو گئی۔ اس نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا:

قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَى قَالُوا لَنْ نُؤْثِرَكَ عَلَى مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَى (سورة طه:71-73)

کہاتم اس پراس سے پہلے ایمان لے آئے کہ میں تمھیں اجازت دوں، یقیناً یہ تو تمھارا بڑا ہے جس نے تمھیں جادو سکھایا ہے، پس یقیناً میں ہر صورت تمھارے ہاتھ اور تمھارے پاؤں مخالف سمت سے بری طرح کاٹوں گا اور ضرور ہر صورت تمھیں کھجور کے تنوں پر بری طرح سولی دوں گا اور یقیناً تم ضرور جان لوگے کہ ہم میں سے کون عذاب دینے میں زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ انھوں نے کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس آئے ہیں اور اس پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، سو فیصلہ کر جو تو فیصلہ کرنے والا ہے، اس کے سوا کچھ نہیں کہ تو اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کرے گا۔ بے شک ہم اپنے رب پر اس لیے ایمان لائے ہیں کہ وہ ہمارے لیے ہماری خطائیں بخش دے اور جادو کے وہ کام بھی جن پر تو نے ہمیں مجبور کیا ہے اور اللہ بہتر اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

بنی اسرائیل کی مصر سے ہجرت:

جب فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو قبول نہ کیا، تب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بنی اسرائیل کو لے کر ہجرت کر جائیں۔

وَلَقَدْ أَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى (سورة طه: 77)

اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے جا، پس ان کے لیے سمندر میں ایک خشک راستہ بنا، نہ تو پکڑے جانے سے خوف کھائے گا اور نہ ڈرے گا۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی:

جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر فلسطین میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ تم کوہ طور پر آؤ، میں آپ کو کتاب دیتا ہوں۔ جب موسیٰ علیہ السلام کتاب لینے کے لیے کوہ طور پر گئے، پیچھے قوم کے ایک فرد سامری نے قوم کے زیورات اکٹھے کئے، انھیں ڈھال کر ایک بچھڑا بنا لیا اور اس میں ایسا سسٹم رکھ دیا کہ اس کے اندر سے آواز آتی تھی۔ اس نے قوم سے کہا کہ یہ ہے تمہارا خدا۔ ساری قوم اس کے سامنے جھک گئی۔ ادھر موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع کر دی۔

فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدْتُمْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُمْ مَوْعِدِي قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِنْ زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَى فَنَسِيَ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا(سورة طه: 86_89)

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصے سے بھرا ہوا، افسوس کرتا ہوا، کہا اے میری قوم! کیا تمھارے رب نے تمھیں اچھا وعدہ نہ دیا تھا؟ پھر کیا وہ مدت تم پر لمبی ہوگئی، یا تم نے چاہا کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے کوئی غضب اترے؟ تو تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی۔ انھوں نے کہا ہم نے اپنے اختیار سے تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی اور لیکن ہم پر لوگوں کے زیوروں کے کچھ بوجھ لاد دیے گئے تھے تو ہم نے انھیں پھینک دیا، پھر اس طرح سامری نے (بنا) ڈالا۔ پس اس نے ان کے لیے ایک بچھڑا نکالا، جو محض جسم تھا، اس کے لیے گائے کی آواز تھی، تو انھوں نے کہا یہی تمھارا معبود اور موسیٰ کا معبود ہے، سو وہ بھول گیا۔ تو کیا وہ دیکھتے نہیں کہ وہ نہ ان کی کسی بات کا جواب دیتا ہے اور نہ ان کے کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ کسی نفع کا۔

○یہ واقعہ بیان کرنے کا مقصد اہل مکہ کو یہ سمجھانا ہے کہ محمد ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ کے نبی ہیں اور تمہارا کردار ان کے مقابلے میں وہی ہے جو فرعون اور سامری کا تھا۔

كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا (سورة طه: 99_100)

اسی طرح ہم تجھ سے کچھ وہ خبریں بیان کرتے ہیں جو گزر چکیں اور یقینا ہم نے تجھے اپنے پاس سے ایک نصیحت عطا کی ہے۔ جو اس سے منہ پھیرے گا تو یقیناوہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا۔

○مزید فرمایا:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَى(سورة طه:124_127)

اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا

کر کے اٹھائیں گے۔ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔ وہ فرمائے گا اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئیں تو تو انھیں بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھلایا جائے گا۔ اور اسی طرح ہم اس شخص کو جزا دیتے ہیں جو حد سے گزرے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو نصیحت:

سورۃ کے آخر پر رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضَى وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى (سورة طه:130۔132)

سو اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور رات کے کچھ اوقات میں بھی پس تسبیح کر اور دن کے کناروں میں، تاکہ تو خوش ہو جائے۔ اور اپنی آنکھیں ان چیزوں کی طرف ہرگز نہ اٹھا جو ہم نے ان کے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیا کی زندگی کی زینت کے طور پر برتنے کے لیے دی ہیں، تاکہ ہم انھیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا دیا ہوا سب سے اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر خوب پابند رہ، ہم تجھ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے، ہم ہی تجھے رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔

❁❁❁❁❁❁

رائٹر
الشیخ عبدالرحمن عزیز
03084131740
ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجیے
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418
حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440
حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416